فرمان نمبر52

# فرمان مبارک

جام نگر 1900-4-6

حق مولانا دھنی سلامت داتار سرکار آقا سلطان محمد شاہ حاضر امام نے فرمایا:

"حضرت عیسٰی ایک دن جنگل سے گزر رہے تھے اُنکے اصحاب انکے ہمراہ تھے۔ راستے میں انہیں شیر ملا اُس کے باوجود وہ آگے چلے۔ راستے میں ایک مرے ہوئے جانور کو دیکھ کر حضرت عیسٰی نے دعا فرما کر اُسے زندہ کیا۔

کئی دنوں کے بعد ایک آدمی انہیں سامنے ملا۔ اُسے دیکھ کر حضرت عیسٰی فوراً بھاگ نکلے اور دوسرے راستے سے گھر گئے۔ اصحابوں نے پوچھا کہ صاحب! آپ شیر سے نہیں ڈرے اور انسان سے ڈر کر کیوں بھاگ گئے؟

حضرت عیسٰی نے جواب دیا کہ وہ آدمی احمق نادان تھا۔ اس کا دل سیاہ تھا۔ میرے فرمان سے مُردے زندہ ہوتے ہیں مگر نادان آدمی کو میرے فرمان اثر نہیں کرتے۔ ہر ایک میرے فرامین مانتا ہے مگر احمق نادان میرے فرامین نہیں مانتا۔ اس لئے میں بھاگ گیا۔"

اس پر مولانا حاضر امام نے فرمایا:

"نادان دین کا دشمن ہے۔ فرمان خیال میں نہیں لے گا وہ احمق نادان ہے۔ فرمان نہ سُنے وہ نادان ہے۔

تم بہت سے آدمی مومن ہو۔ تمہیں واجب ہے کہ اپنا دل پاک رکھو۔ جو بیمار ہو وہ بدن پاک رکھے۔ تم کو زخم ہوا ہو تب کس طرح احتیاط سے مرہم پٹی کرتے ہو؟

جب تمہارا دل بیمار ہو جائے تب بہت احتیاط رکھو۔ خدا نہ کرے کہ تمہارے دل میں

زخم ہو جائے۔
آدمی شیطان اور ملائک بنتا ہے۔اس کے بارے میں کل تمہیں فرمان کیے ہیں۔دل کا زخم وہ شیطان ہے۔دل میں زخم ہو تو اسکی حفاظت کرو۔اسکی جلدی مرہم پٹی کرو تاکہ صحیح ہو جائے۔اگر ایسے ہی چھوڑ دو گے تو خراب ہو کر گوشت کو کھا جائیگا۔
ہمارا کہنے کا مقصد یہ ہے کہ جو آدمی بے ایمان ہو جاتا ہے وہ زخمی ہے۔ابتداء ہی سے اُسکا علاج نہیں کرو گے تو آہستہ آہستہ دل کو کھا جائیگا جس سے بہت نقصان ہو گا۔ مومن کو واجب ہے کہ وہ اپنا بہت خیال رکھے۔
ایمان ایک بےمثال زیور ہے۔
تم ابھی نہیں سمجھتے مگر مر جاؤ گے تب فائدے کا صحیح احساس ہو گا۔ جواہرات کو نہ پہچانے تب تک قدر نہیں ہو گی۔ مر جاؤ گے تب احساس ہو گا۔
فرمان ہوتے ہیں اس پر اچھی طرح توجہ اور خیال رکھو۔ پیغمبر کے دور میں کئی لوگ پیغمبر سے دشمنی کرتے تھے۔ حضرت امیر المومنین اور پیغمبر کو کافر بُرا بھلا کہتے تھے' مومن تھے انہیں بہت ہی اعتقاد تھا۔
تم جماعت بھی ہمارے اصحاب ہو۔پیغمبر کے تمام اصحابوں نے گھر بار چھوڑ دیا تھا۔ پیغمبر کے ہمراہ چلنے کیلئے مکہ سے گھر بار کو ترک کیا۔اپنے بال بچوں کو چھوڑ دیا اور تمام چیزیں چھوڑ کر مدینہ میں حضرت علیؑ کے پاس آئے اور پیغمبر کے حضور میں پیش ہوئے۔ تم بھی اسی طرح فرمان پر چلو۔
انسان دنیا میں مسافر ہے تمہارا اصل گھر آخرت میں ہے۔
دنیا تو فانی ہے۔اُس میں کوئی فائدہ نہیں ہے۔مر جاؤ گے تب دو گز زمین ملے گی زیادہ نہیں ملے گی۔

دنیا ایک بَد چلن عورت کی طرح ہے۔ اُسے جلدی نکال دینا چاہئے۔ انسان ایسی عورت میں دل لگائے تو اس سے کیا فائدہ ہو؟

عبادت بندگی کرو اور ایمان نہ ہو گا تو کیا فائدہ؟

ہم تمہارے لئے کہتے ہیں ہمارے لئے کچھ نہیں ہے۔ تم قبول کرو گے تو فائدہ ہو گا ورنہ نقصان ہو گا۔ تمام باتیں تمہارے اختیار میں ہیں۔

زمین کو کاشت کیا جائے تو اناج پیدا ہو اور تب ہی فائدہ ہو۔ کاشت نہ کرو تو کیا فائدہ ہو؟

عبادت نہ کرو تو کیا فائدہ؟ ایسے انسان ہو تو بھی کیا اور نہ ہو تو بھی کیا؟

عبادت کے ساتھ اعتقاد صاف ہو، پیغمبر اور مرتضٰی علی کو پہچانے اور اسکے اعمال اچھے ہو۔ پرایا مال نہ کھائے۔ پرائی عورت پر بَد نظر نہ کرے تب عبادت صحیح طرح ہو گی۔

اعمال اچھے نہ ہو تو مُرید ہونے کا کیا فائدہ؟ کام اچھے نہ ہو تب کیا حاصل ہو؟

چابی تمہارے ہاتھ میں ہے اب کھولو یا نہ کھولو وہ تمہاری مرضی۔ ہم تو محنت کر کے تمہیں دکھاتے ہیں۔

جس طرح آقا شاہ حسن علی نے محنت کر کے تمہیں خزانے کا راستہ دکھایا ہے اس پر چلو یا نہ چلو وہ تمہاری مرضی۔

تم نیند میں گھرے ہوئے ہو اس لئے توپ کی آواز سنائی نہیں دیتی۔ سوئے ہوئے شخص کو اُٹھایا جاتا ہے اسی طرح ہم تمہیں جگاتے ہیں کہ اُٹھو! عبادت میں مشغول ہو جاؤ۔ بھولنا نہیں۔ تین بجے کی عبادت میں بہت فائدہ ہے۔

ہماری باتیں سن کر دل میں رکھو گے تو بہت فائدہ ہو گا۔ سُن کر کان سے نکال دو گے تو کیا فائدہ؟

فضول باتوں سے کیا فائدہ؟ ایسا کرو تو تم آئے اس سے بہتر نہ آئے ہوتے تو اچھا تھا۔
ہماری باتیں سن کر عمل کرو گے تو ایمان سلامت رہے گا۔ دنیا میں روشنی ہوگی۔
خیال کرو۔ انسان نے شیطانی نہ کی ہوتی تو اصل مقام سے باہر نہ نکلا ہوتا۔ خداوند نے اُسے اصل مقام سے باہر نکالا۔

تمہارا اصل مقام بہت بلند ہے مگر اب بہت دور ہے۔ اصل عقلمند ہوگا وہ بہت بہت خیال کرے گا کہ میں قید خانے میں کہاں سے آیا؟

مومن کے لیئے دنیا قید خانہ ہے تمہارے اپنے لیئے دنیا قید خانہ ہے. ہمارے لیئے بھی زندگی قید خانہ ہے۔

ہم دنیا سے بیزار ہیں دوبارہ کہتے ہیں کہ بیزار ہیں۔ ہمیں اصل مقام چاہیئے۔ تمہیں بھی اصل مقام چاہیئے۔

یہاں حیوان ہوگے تو کیا فائدہ ہوگا؟

عبادت اور نیک اعمال کرو۔ جھوٹ نہ بولنا۔ دل صاف ہونا چاہیئے۔ ایمان کی سلامتی کے ساتھ عبادت کرو گے تب اچھے مقام پر پہنچو گے۔

اصل مقام کی نسبت اور کون سا بڑا (بلند) مقام ہے؟ محنت کرو گے تو اس مقام پر پہنچو گے۔ دو گھوڑے والی گاڑی میں بیٹھ کر نہیں پہنچو گے' مگر پیدل چل کر پسینہ نکالو گے تب پہنچو گے۔ محنت کرو گے' دل صاف رکھو گے اپنے دل سے دشمنی نکال دو گے تب اُس مقام پر پہنچو گے۔

ایک بڑا مینار ہے اُس پر چڑھو گے تب اس اصل مقام پر پہنچو گے۔ محنت کرو گے تب بلند مقام پر پہنچو گے۔ تمہاری اصل جگہ وہ ہے۔

دل صاف نہیں کرو گے' دل میں دشمنی ہوگی' دنیا کی محبت ہوگی تو اُس مقام پر نہیں

پہنچو گے۔

تانبا اور سونے کو پرکھنے سے پتہ چلتا ہے۔ انسان کے بارے میں بھی ایسا ہی ہے۔ دل میلا ہو گا تو اُس مقام پر نہیں پہنچو گے۔

تمہارا اصل مقام کتنا بلند ہے اُس سے تم لاعلم ہو۔

سلمان فارسی اہل بیت تمہارے جیسا تھا۔ پیغمبر فرماتے تھے کہ سلمان فارسی اہل بیت جیسا اچھا تھا۔ وہ اپنے اصل مقام پر پہنچا۔

سلمان فارسی بھی تمہارے جیسا آدمی تھا۔ تم بھی عبادت کر کے سلمان فارسی جیسے ہو۔

تم عبادت کرو تو پیر صدر دین جیسے ہو۔ جانور جیسے ہو تو تمہیں کیا فائدہ ہو؟

جواہرات ہیں مگر وہ تجوری میں ہیں۔ اُسے تالا ہے وہ تم نہیں جانتے دوسرے بھی نہیں جانتے۔

تم اپنی اچھی طرح حفاظت کرو اور ایمان پر ثابت قدم رہو۔ تم ہمیشہ جماعت خانے جاؤ۔ غافل نہیں ہو۔

پیسے نہ ہو تو نہ دو مگر عبادت کرو۔ عبادت کا بوجھ غریب اور دولت مند دونوں پر یکساں ہے۔

ایمان میں مشغول رہے اُسے بہت فائدہ ہے۔

ایک طرف پوری دنیا کا مال اور دوسری طرف عبادت، ایسا عبادت کا زبردست وزن ہے۔

تم مومن ہو۔ روزانہ زیادہ سے زیادہ نیک ہو۔ دین کے راستے میں ہزار زینے ہیں اُس میں سے سو زینے چڑھے تو کیا فائدہ؟

دن اور رات فضول میں گنواؤں گے تو کیا فائدہ؟"